ہرگز نمیں خاتم گواہاں قہر خدا ہے

ترجمہ

ہرگز نہیں ظالم کو اماں قہر خدا سے
فرعون کو فی النار کیا بحر فنا سے
پامال ہوئی عاد کی سب قوم ہوا سے
ٹکڑے کئی اس کے گئے قرآن قضا سے
سب ہو چکے اب ظالم غدار ہیں باقی
سو ان کی سزا کے لئے مختار ہیں باقی
صادق ہے پیمبر کی کلام الٰہی

عہ

اب دیتے ہیں اس طرح خبر خیر اخیار
جب قید سے ظالم کے رہا ہوئے مختار
نزدیک ... کو کی کھانے کو سردار
پہلے ... [illegible] ... یا دیدہ خونبار
کہتا ہے کہ ... میں نہ گئے مارے جائے
بچے ... کیے آئے نہ قرآن زین عبا کے
بن بابا ... جو دوق

عہ

ماتم سے تکی جب نجم آبیر مختار
باہر نکل آیا بہ سیر ابرار
مختار سے جو آگیا با دیدہ خونبار
ماتم سے جو اب آگے دیار دو سے نابکار
قابو میں ... آہ دل زار و حزین پر
بس ہائے یہ ... کے روئے زمین پر
بیچ ... ہے

عہ

گویا ہوا مختار سے بہر نگاہ وہ جا بجا
بھائی نہیں ہیں یا ... کا قسمت سے نہ پایا
پھر فقر کو آ ... یا ... کر کے ستایا
زینب سے ... کو ... رہے آ پا
دل سے غم ... نت کا مختار آ کے نکالو
ستمگر ... جائے ... نہیں اب تو ... نکالو
بسنا ... وہی

عه

یہ کہہ کے گئی گھر میں وہ شبیر کا جایا
دالان سے پھر زینب ناشاد نے پایا
اور آنکھ سے ہر بار سے بچوں کو اٹھایا
سر پاؤں پہ ہو دا دیا اور رو کے سنایا
ماموں اگر دیجئے اس وقت بھی کم ہے
جب ہو چکی اماں تمہیں بابا کی قسم ہے

شه

اس بین سے عمار کا تھرایا کلیجا
سجاد کے قدموں پہ گرا اور ہوا گویا
بیت الشرف خاص میں اب جا کے آتا
سمجھائیے زینب کو بیٹے حضرت زہرا
در پیش مجھے ایسا ہو دنیا سے گذر جائیں
ہماں دو سو وارے بی بی تیرے ہیں قربان

شه

کہنے لگی چیخ میں وہ بنت ولی حیدر
بچا ترے صدقے رو بچو رہی صفی سے توام
بس اب میں بہت رو چکی اے سبط پیمبر
اس پاس میں بچے اپنے بچا لو دو تری غم
اس امر میں اماں کی تو قسمی ہے مجھے بیان
ہاں بیٹیاں اک آب نہیں دو نکلی بیان

شه

سجاد سے بیٹے کو ہم میں بھی قضا
زینب سے بھی عرض کرا دو فرزند
لو آیا ہے مختار تمہیں دیکھے بیچارے
نکلی تھی بچاری سے شہ پر بیا بالا
ماں وہ ہوا کبھی کہ داغ غم سبط نبی کا
میں اپنوں سے ساتھ وہ بیت علی کا

٩
پھر سر کو اُٹھا کر کہا زینبؑ نے کہ واری
لو اب میں نہیں روتی ہوں جو مرضی ہے تمہاری
پر اتنی اجازت دو تم اے عاشقِ باری
پھر دیکھ لے قیدیوں کو جو ہوں درد کی ماری
خالق مرے دو بھی سال سلامت رکھے تجھکو
مختار رہے بھی پیاری بڑے شکر ہیں تجھکو

١٠
یہ کہہ کے اُٹھی اور قریں پھوپھی کے آئی
مختار کو یہ درد بھری بات سنائی
خالق کی دوہائی ہے پیمبر کی دوہائی
کیوں قید میں بیٹھا رہا اور مر گئے بھائی
پالا ہے علی نے سبھی اُن کا صلا تھا
بابا ان پہ آجا جو ہوتا کوئی تو آس لگا تھا

١١
پھر سوچ کے کچھ دل میں یہ کہنے لگی رو کر
لو اور سنو تم بھی ہوں کیا آہ میں مضطر
ہاں جو سے کہی بات کہی میں نے برادر
تو بھی تو مجھے دیکھ چکا آہ کھلے سر
یاد آتا ہے جو تری بازو بھی بندھی تھی
میں کوفہ میں سر ننگے سرِ عام کھڑی تھی

١٢
مختار بنے تو جو ہوتا تھا ہوا گزرا سو گزرا
پر ایک یہ شکوا مرا ہرگز نہیں بے جا
سب ہو گئے قتل اور تو دیکھا کیا بیٹھا
مختار نے سر پیٹ لیا اور ہوا گویا
شہزادی میں تابعدار تھا مجبور و حزیں تھا
تم جانو کہ کوفہ میں اُس دن میں نہیں تھا

١٣
میں کہہ نہیں سکتا ہوں جو کچھ رنج و الم ہے
اب میں ہوں یہ ملعون ہیں اور تیغ دو دم ہے
اے بنت ید اللہ ترے قدموں کی قسم ہے
ماروں گا انہیں جب تلک اس سینہ میں دم ہے
کیا روح کو آرام رہے قلب و جگر میں
شبیر تو یوں قتل ہوں اور میں جیوں گھر میں

صادق پریس کا گنج ہے جملہ علوم و فنون کی کتابیں ارزاں نرخ پر روانہ ہوتی ہیں۔

۵۱۲
ہاتھ ٹوٹی بولی کہ علی یا اسد اللہ
مختار روانہ ہوئے با صد حشم و جاہ
ہمراہ ہوئے ان کے تیز دعا کی وسعے ہمراہ
عابد نے دعا کی بیہ آہ دل پر آہ
نصرت کی دعا زینب ناشاد نے کی دی
اور ناد علی پڑھ کے بیمار نے کی دی

۵۱۳
اب راوی صادق کی زبانی یہ لکھا
مارا گیا موصل میں جو مرجان کا بیٹا
مختار سے کوفہ میں عمر سعد بچا
پیدا ہوا ان کو یہ فکر اب
وہ دشمن جان علی و آل نبی ہے
وہ قاتل فرزند رسول عربی ہے

۵۱۴
اک شب یہ کہیں مختار تو تھے خستہ و حیران
ناگاہ نمایاں ہوا اک صاحب ایمان
مختار سے گویا ہوا وہ با لب خندان
جس قوم پہ ... دوران وہ عزیز ہیں
... مستعد بیداد وہی ہیں
... ستمگار اور اولاد وہی ہیں

۵۱۵
[illegible]
وہاں عمر سعد [illegible]
اب [illegible]
بیکا قتل حسین ابن علی [illegible] تھا
زہرا کے دلارے کو [illegible] تھا ظالم

۵۱۶
شکر یہ خبر شمر ستمگر نے سنا را
ہمراہیوں کو لاکے کیا ... ... را

پھر کر یہ سوے لشکر مختار پکارا
آئے وہ جسے دیکھنا ہو زور ہمارا

غلطان کروں موتی کی طرح خاک کے اوپر
تن خاک پہ سر پھینکدوں افلاک کے اوپر

۱۸

جب لاف کی یہ شمر ستمگر نے ٹھان یا
آنکھوں میں براہیم کے بیٹی ان پھر آیا
نادی کی طرف اسپ صبا دم کو بڑھایا
گھوڑے سے سر باد کو ٹھوکر کر اوڑایا
باندھا ہے اور کریا رہوار کے آگے
ماتم کی غذا رکو مختار کے آگے

۱۹

تھا رستے سر سجدۂ خالق میں جھکایا
اور تم سے کئی بار کہا شکر خدایا
پھر تنگ ہے سنگدل اکبار دکھایا
اور دھوپ میں اس تشنۂ فاقہ کو لٹایا
رو کر کہا کربلا اب اس بے ادبی کو
استادہ رکھا دھوپ میں فرزند نبی کو

۲۰

یہ کہتے ہی تیر انکے اور غیض جو آیا
اک وار سر پاک پہ ستمگر نے لگایا
راوی نے یہ لکھا ہے کہ موذی نے اڑایا
جب بازو کیا قطع تو قائم کو گرایا
اس دن کو دارے شمر یہیں بھول گیا تھا
خنجر کے سینہ پہ یہی بازو دھرا تھا

۲۱

پھر قطع کیا ہاتھ کو اور یوں ہی جو کیا
اس ہاتھ سے خنجر سر شبیر پہ پھیرا
یہ کہکے سر دست ہوا انگشت کو کاٹا
ان انگلیوں سے مارا سکینہ کو طمانچا
یہ بھی بھی سر شاہ پہ ماری تھی اسی نے
چادر سر زینب سے اوتاری تھی اسی نے

۲۲

منگوایا پھر اک خنجر بے آب تمھارا
رو کر کہا اے شمر بتا دو یہ خدارا
پیاسا تھا بت ساقی کوثر کا وہ پیارا
کے رگڑے میں تونے سر شبیر اوتارا
سنتا ہوں کہ آقا کا عجب حال ہوا تھا
شمشیر تو بے آب تھی اور خشک گلا تھا

۳۳

سجاد کی بے حالتوں پہ خنجر کو پھرایا
پہر دل کو جلاتے آہ کہیں رحم نہ آیا
یہ سن کے ہو خفا ظلم سے سر تن سے جدا کیا
مختار رہے دیکھا تو رات رونے کا پایا
جب علی نکالا کا خنجر بین [illegible]
ایک لڑکی نکل آئی بیقرار شہ دین کو

۳۴

پایا نہ سر کو سے ہوئے سینہ دو دیکھا
اور غم سے کرتے کا گریبان پھٹا تھا
سن جی بی ہوئے کا کوئی نہ پیارا رہا
رو دل ہوں آن کہ ہو قریب نہ ہونے والا
یا ایک حسرت و خنجر و [illegible] دیکھا
اور یاس میں خنجر ہی کا [illegible] دیکھا

۳۵

پہاتے کر لیٹ جاتے تھی شہر کو دیکھا
پہر [illegible] کرتا کربین سے آگے بڑھو گا
سب چینک سے تاہ شہدا ہوتا جو گیا
عاشق [illegible] ہی مری بین اسکا ہونگا
[illegible] آخری ارمان نکالون
خنجر کو [illegible] میں گلے اسکو لگالون

۳۶

بولا یہ سخن سن کے علی [illegible] پایا
خنجر کو سے خنجر بیکس پہ [illegible]
سر دون ہرا باپ کا [illegible] دکھایا
اس وقت [illegible] ذرا رحم نہ آیا
زینب سے مصیبت [illegible] تھی
سر بھائی کا کٹتا تھا وہ دیکھ رہی تھی

۳۷

مختار کا دل ہل گیا آنکھین ہوئین خونبار
لکھا ہے کہ فی النار کیا شمر کو اکبار
آخر کو گیا جانب دوزخ ستم اطوار
کرنے لگا شکر یہ ہر اک مومن دیندار
سر کاٹ کے فی النار کیا باقی شمر کو
سجاد کی خدمت میں روانہ کیا سر کو

٦

۲۸
دو اور نہ زر نقد ہے جو اُن کے بھرا کیا
آقا کو وہ بخشیں یہی کہا باور ل ... بخار
کس کی یہ حرمت کے حق ... ہو ... کے ہو بخار
حضرت کے نہ بخشیں یہ بین یہ دنیا ...
... آقا کے ... الغرض خدا ...
دو ... مجلس یہ ... کی

۲۹
زینب کو غم روح محمدؐ کی دلاؤ
اس ... قدم ... ای ... کرتا جاؤ
مظلوم برادر کا بس اب سوگ بڑھاؤ
سلوا کے دوا ... ہوں ... اٹھاؤ
گھر ... صف ماتم کو ... اُن حضرت
بین ... ہوں ... قتل وہ ... حضرت

۳۰
کہا تا مری ... ادری کو ... کے کہا تا
بیان ... ہوں تو ... آپ بجا تا
بیٹھا اور بی ... عرض ... بھول ... بجا تا
زہرا ... تربت ... یاد ... بہانا
گر سوگ بڑھائی ... ہوتی
دو ... سوگ ... حسین ابن علی کی

۳۱
کہا کہ در دولت سے پیچھے نہ جاؤ
آیا ... اِن دعا ... سے ایک جاؤ
غم شہ کے ... کو ... تھا ... جانا شتاؤ
زمانہ کی روز ... بیجاؤ
... سے ... جا آتا تھا کیا تا
... روتے وہ کیا تا کیا تا

۳۲
پھر اُٹھ کے گیا پیش حرم شہ کا وہ جایا
ایک ایک کو پڑھ کر خطِ مختار سنایا
سر دالوں سے تب بنت ید اللہ نے اُٹھایا
آہستہ سے پاس اپنے بھتیجے کو بلایا
کہنے لگی منہ چوم کے اُس ماہ لقا کا
میں سوگ بڑھاؤں پسر شیر خدا کا

٣٣

جابر نے کہا رو کے بھی اب کیا ہیں
رو رو کے بیم سے کہ جو دن قبر میں جاتا
اسوار ہر اک بیچ میں سب جائیں گے عابد
وہ دن ہیں یہ کہی کے ہوئے آرام سے دم
اکبر ہیں کمان باز و میں بازو
عباس کمان میں جو سوار آنکھ

٣٤

اس بات سے بس بیچ کی غش ہو گئی ہوا
بھائی نے یہ بازو کی قضا کر کے گئے بیٹا
گر بیٹھ کے زینب نے کہا ہے ہوا کیا
بھائی کو وہ روتا آن پہنچی کوئی بھیا
بھاؤ جان جا بہو جانا اور دو جی
بیہوش میں آ دو بین جو تی میں جاتی

٣٥

القصہ کہ تیار ہوئی مجلس ماتم
بیدا نیا آ بیٹھ وہاں با دیدۂ پرنم
عورات کی باتیں بیبیاں بیٹھیں سب با صد غم
اسباب ہوا سوگ پڑھا جانے لگا نوحہ
بیٹھ ڈھانپ کے زینب جو لگی بین تھی نوحہ
بچی کا دیا ساتھ قول عذرا آنسو

٣٦

بانو بھی تھیں عابد کی
رو رو کے کہا سب کے کو لاکر
کہتی تھی یہ عزیز علی اصغر
ہے جب تھا سادہ تیر برادر
پیارے مرے اک تیر سا گلے پے ہا
روتا تھا بڑا پیاسا جو سا بین بجھا
بچہ ہے آج ہوا دو دم کا گلا

اطلاع ضروری: بغرض برادران مومنین کی سہولیت کے لحاظ سے اسباب عزاداری مثل علم و پٹکا و انگشتری فیروزہ و عقیق و ظروف مسی وغیرہ اور اشیائے ساخت لکھنؤ مثل چکن و کامدانی و کلاہ ہر قسم و عطریات و تنباکو کشیدنی و خوردنی و مجموعہ غیرہ حسب فرمائش روانہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ راقم محمد کاظم آزاد مہتمم